نقشِ آغاز

مولانا راشد الحق سمیع

پاکستان بحرانوں کی زد میں......انجام گلستاں کیا ہوگا؟

بدقسمت سرزمین پاکستان روزِ اول سے تند و تیز طوفانوں اور سیاسی بحرانوں کی زد میں آتی چلی آ رہی ہے۔ ان ساٹھ برسوں میں چین و سکون، امن و آشتی اور سیاسی استحکام کے گنتی کے ایام بھی پاکستانی عوام کو میسر نہ آسکے حالانکہ برصغیر کے کروڑوں عوام کو پاکستان کے بارے میں کیسے کیسے سبز باغات دکھائے گئے تھے اور ان بدنصیبوں سے سیاسی لیڈروں اور اقتدار کے پجاریوں نے کیا کیا وعدے وعید کئے تھے لیکن افسوس صد افسوس کہ آج چھ دہائیوں کے باوجود ملک اور عوام پہلے سے بھی زیادہ بدتر حالات کے شکار ہوگئے ہیں۔ رَہزن رہنماؤں کے ہاتھوں کروڑوں پاکستانی غربت کی لکیروں بلکہ قبر کی گہرائیوں سے بھی نیچے زمین کی تہہ میں بوجھ تلے دَب گئے ہیں لیکن ان کا کوئی پرسان حال نہیں، ہر دَور، ہر حکومت اور ہر سیاسی پارٹی نے ان کی غربت و افلاس کی پھٹی پرانی قبا میں تسلی کے پیوند لگانا تو کجا الٹا اس میں سے اپنا حصہ چوری کر کے کاٹا ہے اور اِن فاقہ مستوں کو مختلف جھانسوں اور نام نہاد سیاسی منشوروں، خوشنما انتخابی وعدوں اور نئے نئے انقلابوں کے نعروں کے ذریعے لُوٹ لُوٹ کر ایوانِ اقتدار اور محل سراؤں میں غریبوں کی عقیدت و محبت کا مذاق اُڑایا ہے۔ ایسی ہی سیاسی افراتفری، بے یقینی، بدامنی، بے اطمینانی، انارکی اور سیاسی و اقتصادی زبوں حالی اِن دنوں ایک بار پھر پاکستان کے در و دیوار پر اُمڈی ہوئی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت یوں تو ہمیشہ سے ملک و ملت پر بھاری ثابت ہوئی ہے لیکن جناب زرداری صاحب کی زیرِ قیادت پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت نے تو ظلم و ستم، نااہلی اور کرپشن کی تو ایسی انوکھی وضع ایجاد کی ہے کہ اس سے ماضی کے بڑے بڑے فوجی آمروں اور بنانا ری پبلکس کے نااہل حکمرانوں اور افریقی پس ماندہ ترین ممالک کے اربابِ اقتدار کے مضحکہ خیز حکمران بھی موجودہ پاکستانی حکمرانوں کے سامنے افلاطون اور ارسطو اور ''ولی و پارسا'' معلوم ہوتے ہیں۔ ہر نیا دن ملک پاکستان کیلئے بھاری ثابت ہو رہا ہے اور جس سے ملک تیزی سے دیوالیہ ہونے کے قریب جا رہا ہے۔ اکثر بڑے قومی ادارے بے مثل و بے نظیر کرپشن کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو چکے ہیں اور چند ایک جو بچے ہیں وہ بھی بچے کھچے سانس لے رہے ہیں۔ ملک و ملت کی اِس تباہی و بربادی کے جرم میں حکومت کے تمام اتحادی اس میں برابر کے شریک ہیں کیونکہ انہیں اپنے مفاد پرستانہ نظریات اور بے اصول سیاست و پارٹی سے سروکار رہے۔ وزیر اعظم اور صدر دونوں انتہائی نااہل بلکہ جاہل، کرپٹ اور ضدی واقع ہوئے ہیں۔ سپریم کورٹ آف پاکستان سے شروع دن ہی سے اِن کی لڑائی جاری ہے۔ تمام فیصلوں کی خلاف ورزی اور آئین و قانون کو طاقت کے نشے میں مسترد کرنا اِن کا بنیادی وطیرہ رہا ہے۔ اب تازہ صورتحال میں میمو

گیٹ اسکینڈل کی وجہ سے افواج پاکستان کے ساتھ بھی موجودہ حکومت بُری طرح سے الجھ گئی ہے۔ اور دن رات پارلیمنٹ اور کھلم کھلا عوامی مقامات پر افواج پاکستان کی تضحیک اور تمسخر اُڑایا جارہا ہے۔ جس کے نتیجے میں تینوں بڑے ادارے کھل کر ایک دوسرے کے سامنے آگئے ہیں اور جس سے پاکستان کی ریاست ایک تماشہ بن کر رہ گئی ہے۔ عوام اس انارکی سیاسی افراتفری' اقتصادی زبوں حالی' بجلی' گیس کی بندش' مہنگائی اور جرائم کی شرح میں اضافے' امن وامان کی بگڑتی صورتحال کے ہاتھوں ذہنی مریض بن چکے ہیں۔ انہیں ہر لحہ یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس باہمی رسہ کشی اور ٹکراؤ کے نتیجے میں بچے کھچے پاکستان کا آخر کیا بنے گا؟ کیونکہ انہیں تو اسی زخمی زخمی مادرِ وطن کی آغوش میں ہی رہنا اور دفن ہونا ہے' حکمرانوں اور سیاستدانوں کی طرح نہ ان کی باہر ممالک میں جائیدادیں ہیں نہ ہی محلات اور نہ ہی اولادیں۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ ان ناگفتہ بہ حالات میں وزیر اعظم کی طرف سے پاکستان میں نئے صوبوں کا شوشہ بھی بڑی شدومد کے ساتھ اُٹھایا جارہا ہے' چار صوبے تو ان سے سنبھالے نہیں جارہے اور پھر خالصتاً لسانی بنیادوں پر نئے صوبوں کے قیام کا اعلان ایک ایسی خوفناک آندھیوں کو بلانے کے مترادف ہے جس کیلئے اگر ایک بار دروازہ کھولا گیا تو پھر اس کا سنبھالنا ان کے بس کا روگ نہ ہوگا۔ پھر دو صوبوں کے بجائے بات نصف درجن صوبوں تک چلی جائے گی اور جس سے ملک میں انتشار' افراتفری اور تعصب میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ خدارا سیاست کے کھیل میں ملک کی بچی کھچی وحدت اور رہی سہی سالمیت کو داؤ پر مت لگایئے کہ پہلے ہی پاکستان کے ہر گام پر صیاد اور دشمن طاق لگائے بیٹھے ہیں۔ بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دینا بھی موجودہ حکومت اپنے لئے ضروری سمجھتی ہے اگر چہ یہ بات خلاف قیاس نہیں لیکن قبل از وقت ہے۔ کیا بھارت نے کشمیر کا مسئلہ پاکستانی یا عالمی منشور کے مطابق حل کر دیا ہے؟ اور کیا بھارت نے پاکستان کے دریاؤں پر بند بنانا چھوڑ دیا ہے؟ اور کیا بھارت نے بلوچستان میں علیحدگی پسندوں کے ساتھ تعلقات ختم کر دیئے ہیں؟ اگر ان سب سوالات کا جواب نفی میں ہے تو پھر اس بے وقت راگنی کے راگ الاپنے کا کیا فائدہ۔

موجودہ حکومت نے امریکہ اور نیٹو کی مہمند ایجنسی کے ظالمانہ حملے کے نتیجے میں فوج کے دباؤ میں آکر نیٹو سپلائی بند کردی تھی اور ڈرون طیاروں کے حملوں کو بھی بند کرا دیا تھا لیکن گزشتہ ہفتے ایک ماہ کی بندش کے بعد دوبارہ ظالمانہ ڈرون حملوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ جس کے نتیجے میں متعدد بے گناہ قبائلی پاکستانیوں کا قتل عام دوبارہ شروع ہو چکا ہے۔ اس پر حکومت اور فوج دونوں کیوں خاموش ہیں؟ بظاہر تو یہی لگ رہا ہے کہ ایک بار پھر خفیہ معاہدہ یا بارگینگ ہو چکی ہے اور جلد یا بدیر نیٹو سپلائی بھی حسب سابق بحال کرا دی جائیگی۔ آخر قوم یہ کس سے پوچھے کہ ان 26 پاکستانی فوجیوں کی شہادت اور خون بھی اُن ہزاروں بے گناہ پاکستانیوں کے خون ناحق کے ساتھ ہواؤں میں یونہی اُڑ کر بکھر گیا۔ کم سے کم اس بار تو قوم اور سیاسی پارٹیوں کو کچھ نہ کچھ غیرت وحمیت دکھانی چاہیے اگر اس بار بھی ہم ماضی کی طرح دوبارہ جھک گئے اور بک گئے تو تاریخ ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔ ؎ ہر شاخ پہ اُلو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا؟